دیکھتا ہے تو مدعی سست گواہ چست، یا من چہ سرایم وطنبورۂ من چہ سراید والی بات ہی نظر آتی ہے۔ فقیر حضرت علیؓ کا یہ منظوم اور منثور مفصل ندامت نامہ منہاج السنۃ ص۱۸۱ ج ۳ سے ہی با ترجمہ نقل کرتا ہے خود جناب پڑھ لیں۔ اور چکوالی صاحب کی سبائیت نوازی کی داد دیں کہ اس مفصل ندامت نامہ کو کس طرح چھوڑ گئے۔ جناب چکوالی صاحب کے شاجراتؓ کو صحابہ کے خارزار میں نہ الجھنے کے لئے فقیر نے ہر جتن کیا، لیکن سوائے افسوس کے اور فقیر کیا کر سکتا ہے شاید چکوالی صاحب کا مشن ہی یہ ہے کہ مشاجرات کے بھولے بسرے واقعات دوبارہ منصۂ شہود پر آجائیں اور گڑے مُردے اکھڑتے رہیں فیاللاسف۔

اب خلیفہ راشد چہارم امیرالمؤمنین حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کا ندامت نامہ ترجمہ سمیت پیش خدمت ہے اور بڑے دکھ سے یہ واقعات منظر عام پر لانے پڑے ہیں۔ پوری دنیا کا باطلؒ ملت واحدہؒ بن کر اسلام کو للکار رہا ہے اور ایک ہم ہیں کہ آپس کی سرپھٹول سے فارغ نہیں، مودودی صاحب نے سنّیوں کا لبادہ اوڑھ کر جس طرح رفض کو کمک پہنچائی وہ آپ سے پوشیدہ نہیں اب وہی کام جناب چکوالی صاحب کر رہے ہیں اور افسوس یہ کہ سنیوں کے سرمایہ سے کر رہے ہیں۔ دعا فرمائیں فقیر کا زیر ترتیب مضمون مکمل ہو جائے پھر چھپ بھی جائے تو وہ انکشاف سامنے آئیں گے کہ سُنی دنیا حیران رہ جائے گی، واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہو المستعان، دعاؤں میں یاد رکھیں۔ والسلام، از درویش ڈاک خانہ ہری پور ہزارہ، ۱۲ نومبر ۱۹۹۰ء

اب خلیفۂ راشد چہارم امیرالمؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مفصل ندامت نامہ ملاحظہ فرمائیں:۔

امام ابن تیمیہؒ منہاج السنہ ص۱۸۱ جلد۳ پر سطر ۸ تا ۱۲ پر لکھتے ہیں:۔

وعلی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ندم علی امور فعلها من القتال وغیرہ

وکان یقول (آگے یہ مثلث رسبیتہ نقل کیا ہے)

لقد عجزت عجزۃ لا اعتذر

سوف اکیس بعدھا واستمر

واجمع الرائی الشتیت المنتشر

وکان یقول لیالی صفین للہ در مقام قامہ عبد اللہ بن عمرو سعد بن مالک ان کان برًا فان اجرہ لعظیم وان کان اثماً ان خطرہٗ لیسیر وکان یقول یا حسن! یا حسن! ما ظن

ابوك ان الامر يبلغ الى هذا، وددا بوك لو مات قبل هذا بعشرين سنة فلما رجع من صفين تغير كلامه وكان يقول لا تكرهوا امارة معاوية ولو فقد تموه لرأيتم الرؤس تطاير عن كواهلها وقد روى هذا عن على من وجهين او ثلاثة اوجه وتواترت الآثار بكرا هته الاحوال فى اخر الامر ورؤيته اختلاف الناس وتفرقهم وكثرت الشر الذى اوجب انه لو استقبل من الامر ما استدبر ما فعل ما فعل۔

خلیفۂ راشد چہارم امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مفصّل ندامت نامہ

اُردو ترجمہ

"اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اپنے ان بہت سے کاموں پر نادم اور پشیمان ہوگئے تھے جو موصوف نے رجمل اور صفین کی جنگوں کی صورت میں کئے تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ (ترجمہ سہ بینہ)

۱۔ میں ایسا بے بس ہو گیا تھا کہ میرے پاس اس کے لئے کوئی عذر نہیں ہے۔

۲۔ اور آیندہ میں بہت ہوشیاری سے چوکنا ہو کر رہوں گا۔

۳۔ اور متفرق اور منتشر آراء کو مجتمع کر کے رکھوں گا (یعنی ایک ہی رائے پر پختہ رہوں گا۔

اور صفین کے زمانہ میں آپ فرمایا کرتے تھے کہ" اللہ تعالیٰ نے حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت سعد بن مالک (ابی وقاص) سے کیا اچھا (غیر جانبداری والا) موقف اختیار کروایا تھا۔ جس موقف پر وہ ثابت قدم بھی رہے تھے۔ ان کا یہ موقف اگر اچھا ہے تو اس کا اجر بہت بڑا ہے اور اگر غلط ہے تو بھی اس کی برائی بہت ہی کم ہے[1]۔

---

[1] اس مفصل ندامت نامے نے چکوالی صاحب کے خود تراشیدہ تصورات اور تخیلات کو جو دہ سالہا سال

پھر حضرت حسنؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے کہ یا حسن! یا حسن! تیرے باپ کو یہ گمان نہ تھا کہ معاملہ اتنا بڑھ جائے گا اور اب تو تیرا باپ یہ آرزو کرتا ہے کہ یہ سب کچھ پیش آنے سے بیس برس پہلے کاش کہ تیرا باپ مر چکا ہوتا اور جب آپ صفین سے واپس آئے تو آپ کا انداز کلام بالکل ہی بدل چکا تھا اور آپ کہا کرتے تھے کہ لوگو! معاویہ کی حکومت کو برا مت سمجھو کیونکہ اگر تم معاویہ کو بھی گم کر بیٹھے تو تم دیکھو گے کہ سر اپنے کندھوں سے کیسے اڑتے پھرتے ہیں۔ یہ روایت حضرت علیؓ سے دو یا تین مختلف طریقوں سے مروی ہے اور تواتر کے ساتھ ایسی روایات موجود ہیں کہ پیش آمدہ حالات اور واقعات کو آپ آخر میں ناپسند کرنے لگے تھے، اور آپ دیکھ رہے تھے کہ لوگوں میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا ہے اور وہ فرقوں میں بٹ گئے ہیں اور برائیاں اور شر بہت بڑھ چکے ہیں، اور اس سے یہ پختہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر حضرت علیؓ کو ان پیش آمدہ حالات کا پہلے سے علم ہو جاتا جو واقعات بعد میں ان کو پیش آئے تھے تو جو کچھ وہ کر چکے تھے ہرگز نہ کرتے۔"

منہاج السنۃ صفحہ ۱۸۱ جلد ۳ مطبع امیریہ بولاق مصر ۱۳۲۱ھ از سطر ۹ تا سطر ۱۶ کل ۸ سطر

امام ابن کثیرؒ کی تائید

اور امام ابن کثیرؒ نے بھی امیر المؤمنین حضرت علیؓ کی ندامت کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔ :

ثم قال الی الله اشکو عجری وبجری والله لوددت انی کنت مت قبل هذا الیوم بعشرین سنة - (ابن کثیر ص ۲۳۲ جلد ۷)	میں اللہ ہی سے اپنی پریشانیوں کی فریاد کرتا ہوں اور اللہ کی قسم! اب تو میں یہ آرزو کرتا ہوں کہ کاش میں آج کا دن آنے سے بیس برس قبل مر چکا ہوتا۔

سے تعبیر کر رہے تھے۔ ایک جھٹکے ہی زمین دوز کر کے رکھ دیا اور اس سے صاف واضح ہو گیا کہ آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ان غیر جانبدار اصحاب کے موقف کو کتنا اچھا سمجھنے لگ گئے تھے، اور حضرت معاویہؓ کے وجود کو امت مسلمہ کے تحفظ کے لئے ضروری سمجھتے تھے، اور امام ابن کثیرؒ نے بھی اپنی تاریخ کے متعدد مقامات پر اسی ندامت نامے کو قدرے اختصار سے ہو بہو اسی طرح لکھا ہے جو آگے آرہا ہے۔

پھر ابن کثیرؒ نے ہی ص۲۲۰ جلد ۷ پر یوں لکھا ہے:

قال علی یوم الجمل یاحسن لیت اباک مات منذ عشرین سنة فقال له حسن یا ابت کنت انهاک عن هذا قال یا بنی انی لم ار ان الامر یبلغ الی هذا۔

حضرت علیؓ نے بروز جمل حضرت حسنؓ کو یوں فرمایا اے حسن کاش کہ تیرا باپ بیس سال پہلے مرچکا ہوتا۔ حضرت حسنؓ نے کہا اباجی! اسی لئے تو میں آپ کو روکتا تھا۔ حضرت علی نے فرمایا بیٹا میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ (جنگ وخرابے کا) معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا۔

اور امام ابن کثیرؒ نے ہی یہ بھی لکھا ہے:

قال علی بعد مارجع من صفین ایها الناس! لا تکرهوا امارة معاویة فانکم لو فقد تموه لرائیتم الرؤس تندر عن کواهلها کانها الحنظل۔

(ابن کثیر ص۱۳۱ ج ۸)

حضرت علیؓ نے صفین سے واپس آنے کے بعد فرمایا کہ اے لوگو! تم معاویہ کی حکومت کو ناپسند نہ کرو کیونکہ اگر تم معاویہ کو بھی گم کر بیٹھے تو تم دیکھو گے کہ سر اپنے مونڈھوں سے کٹ کٹ کر اس طرح لڑھکیں گے جیسے اندرائن اپنے درخت سے ٹوٹ کر زمین پر لڑھکتے پھرتے ہیں۔

سبحان اللہ حضرت علیؓ نے کتنا سچ فرمایا حضرت معاویہؓ کا وجود فتنوں کے آگے ایک مضبوط بند تھا وہ بند جب ٹوٹا تو پھر واقعۂ کربلا، واقعہ حرہ اور حصار وشہادت حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ جیسے پے در پے المناک واقعات امت مسلمہ کے سر سے گزر گئے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ سچ کہا کسی نے:

؏ قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

مَنْ سَبَّ الْاَنْبِيَاءَ قُتِلَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ جُلِدَ (الحدیث)

جو انبیاء کرام کو برا بھلا کہے اسے قتل کردیا جائے، اور جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہے اس کی دُرّوں سے پٹائی کی جائے!

منقبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین صاحب مدظلہم العالی کی نعت سے متاثر ہو کر ——— جناب ماسٹر ہدایت اللہ خان صاحب فکر ساکن لترا ضلع ڈیرہ غازی خان (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول لترا) نے اسی زمین میں یہ منقبت لکھی ہے۔ ادارہ ان کا شکر گذار ہے۔

اصحاب نبی کی مثل نہیں مہ پاروں میں دلداروں میں
جو ان سے عداوت رکھتے ہیں بدکار ہیں وہ بدکاروں میں
بیماریٔ دل کی ملتی ہے ہر سال سزا بدبختوں کو
پٹتے ہیں کبھی زنجیروں سے جلتے ہیں کبھی انگاروں میں
یہ جھوٹے ہیں اسلاف کا اب کردار تو ان کو یاد نہیں
وہ لوگ تو رقص کیا کرتے تھے تیغوں کی جھنکاروں میں
ہے بغض صحابہ سے ان کو اور آل رسول کے دشمن ہیں
اخلاص کا نام و نشان کہاں یہ لوگ تو ہیں غداروں میں
عرفان کی مے پینا تو کجا اس نام سے یہ واقف ہی نہیں
پھر خود کو سمجھتے ہیں خودسر سرمستوں میں مے خواروں میں
صدیق صداقت کے مظہر فاروق تمیز خیرو شر
عثمان سراپا شرم و حیا حیدر افضل سالاروں میں
ام کلثوم ہو زینب ہوں یا فاطمہ اور رقیہ ہوں
ہم رتبہ ہیں یہ بنات نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں
الفت میں صحابہ کی آقا! سرشار جو ہر دم رہتے ہیں
اب فکر بھی شامل ہو جائے ان مستوں میں سرشاروں میں

ضرورت شعری کی وجہ سے نام آگے پیچھے کئے ہیں اہلسنت کے نزدیک صحیح ترتیب یوں ہے۔ سیدہ زینب زوجہ حضرت ابوالعاص حبشی سیدہ رقیہ زوجہ حضرت عثمان حبشی سیدہ فاطمہ زوجہ حضرت علی شیر خدا۔ سیدہ ام کلثوم زوجہ حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہم۔